© rasailojaraid.com

اولیات وخصوصیات خلیفۂ بلافصل رسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مولانا محمد یوسف شیخوپوری☆

قصرِ نبوت جس کا آغاز حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوا اور اس کی آخری اینٹ خاتم الانبیاء والمعصومین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسی طرح قصرِ امت کی پہلی اینٹ کو دیکھا جائے تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام آتا ہے۔ جیسے رقم کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو جائے پہلے تو وہ اکائی تھی جس سے پھر اعداد وشمار بڑھتے گئے، اسی طرح اسلام کی گنتی جس اکائی سے شروع ہوئی اسے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

اکابرین کی تحریرات سے چند اولیات وخصوصیات ہدیۂ قارئین ہیں۔

۱۔ وہ امور جن میں اللہ تعالیٰ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے اوّل درجہ فضیلت نصیب فرمائی۔ آپ ہی وہ واحد ہیں جو آزاد مردوں میں سب سے اوّل مشرف بہ اسلام ہوئے اور کسی دوست کے ساتھ بغیر مشورہ اور صلاح کے ایمان لائے۔

۲۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے قرآن مجید کو دو تختیوں کے درمیان جمع کیا۔

۳۔ علامہ عینی بخاری کی شرح میں لکھتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر (حویلی) کے صحن میں مسجد بنائی اور اس میں نماز پڑھنے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی ابتداء کی۔ یہ پہلی مسجد ہے جو اسلام میں بنائی گئی۔

۴۔ تاریخ الخلفاء میں علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جماعت کی صورت میں سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے پہلے نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کرنے والے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۵۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مسجد نبوی کی بنیاد سب سے پہلے رقم خرچ کر کے ڈالی اور اپنی طرف سے رقم خرچ کر کے سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے سبقت حاصل کی (یہ سب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہوا)۔

۶۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور تو ہی وہ پہلا شخص ہوگا جو میری امت میں سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

۷۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ پہلا حج جو اسلام میں ہوا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر

☆ استاذ جامعہ امدادیہ چنیوٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رضی اللہ عنہ کو پہلا امیر حج بنا کر روانہ فرمایا جو آئندہ سال حضور علیہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو خود تشریف لائے۔

۸۔ مشکوٰۃ میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہلا شخص ہوں گا (موت کے بعد قیامت میں) جو زمین سے اٹھوں گا پھر ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) اٹھیں گے۔

۹۔ بخاری شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عالم سے رخصت ہونے کے اختیار کی اطلاع پر سب سے اوّل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آنسو جاری ہوئے۔ حالانکہ باقی اصحاب رضی اللہ عنہم ان کی اس حالت پر متعجب تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتقال کے اختیار ملنے کی اطلاع دے رہے ہیں اور ابوبکر رو رہے ہیں۔

۱۰۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی وہ عظیم الشان انسان ہیں جنھیں اسلام میں خلیفہ رسول اور خلیفۃ المسلمین بلا فصل کے نام سے پکارا گیا۔

خصوصیات:

یعنی وہ امورِ فضیلت جو خصوصی طور پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہی حاصل ہیں اور انھی کا خاصہ ہیں۔

۱۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جن کی چار پشتیں صحابی ہیں یعنی ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہم (ازالۃ الخفاء)

۲۔ واقعۂ ہجرت جو اسلام میں بہت بڑی فضیلت اور اہمیت رکھتا ہے اس میں ابتدائے ہجرت سے آخری اوقات تک آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ (الاصابہ)

۳۔ قیامِ غارِ ثور کا شرفِ معیت اور حاضری سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہی حاصل ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں ”ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَا فِي الْغَارِ“ کے خوبصورت الفاظ سے فرمایا۔

۴۔ ”وافقه فی المشاهد کلها الی ان مات (اصابہ مع استیعاب) یعنی سیدنا صدیق اکبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضری کے تمام ضروری مواقع میں سب جگہ حاضر رہے۔

۵۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محبت اور سنگت کے اعتبار سے اور مال و دولت صرف کرنے کے اعتبار سے تمام لوگوں میں مجھ پر زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر ہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محسن ابوبکر ہیں۔ (بخاری)

۶۔ ”عتیق“ (آگ سے آزاد شدہ) کا لقب خصوصی طور پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ہی حاصل ہے۔ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس کو پسند ہو کہ وہ آگ سے آزاد شدہ انسان کو دیکھے وہ ابوبکر کی طرف نظر کرے۔ (اصابہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الوفات کے دوران آپ نے مسلمانوں کی نماز کے لیے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی امام بنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ کے مصلیٰ پر آپ کی حیات میں آپ نے ۱۷/ سے ۲۱ نمازوں کی امامت کروائی۔ (طبقات)

۸۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات جیسے ہوش رُبا حادثہ اور قیامت خیز واقعہ کے وقت بھی باہوش اور بااستقلال رہنے والے صرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنھوں نے سب کو صبر کی تلقین کر کے سنبھالا۔

۹۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کا بوسہ لینا صرف سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی نصیب ہوا۔

۱۰۔ وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ کے بالکل متصل آرام گاہ تا قیامت سیدنا صدیق کو ہی حاصل ہے۔

مختصر یہ کہ سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کو جتنا قرب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس عالم میں تھا اتنا ہی عالمِ برزخ میں اتنا ہی عالم آخرت اور بہشت میں بھی ہوگا۔ (سبحان اللہ علی حسن رفاقتہ)

cd's.JPG not found.

© rasailojaraid.com